باسمہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق حامداً ومصلیاً

حدیث شریف میں ہے: لاتصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له .(بخاری : ١/٢٥٦ ،مسلم ١/٣٤٧) اور ترمذی کی حدیث ہے: صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته (ترمذی : ١/١٤٨)

ان احادیث شریفہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت نے رویت کا مدار مشاہدہ پر رکھا ہے جو کہ ایک قطعی ویقینی علم ہے ،اہل توقیت ومنجم کے حساب اوران کی تھیوری پرنہیں رکھا، کیوں کہ وہ ظنی اور غیر یقینی ہے۔

چنانچہ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے معراج کے حوالہ سے اس بات پر امت کا اجماع نقل کیا ہے کہ رویت ہلال کے سلسلہ میں اہل توقیت (یعنی علمائے فلکیات ورضایات) کا قول وحساب معتبر نہیں۔ بلکہ خودان لوگوں کو بھی (رویت کے سلسلہ میں) اپنی اس تھیوری پر عمل کرنا جائز نہیں۔اورلکھا ہے کہ علامہ سبکی شافعیؒ نے اگر چہ اہل توقیت کا قول معتبر مانا ہے ،مگر خود انہی کے ہم مذہب علمار کبار: حافظ ابن حجر،علامہ شہاب رملی وغیرہ نے ان کی سخت تردید کی ہے۔

ولا عبرة بقول الموقتين ولو عدولاً على المذهب أى في وجوب الصوم على الناس ،بل في المعراج لايعتبر قولهم بالاجماع ولايجوز للمنجم أن يعمل بحساب نفسه الخ(شامی : ٢/٩٢)قلت ماقاله السبكيؒ الشافعي رده متأخر أهل مذهبه ومنهم ابن حجر والرملي. .الخ (شامی : ٢/٩٢)وماقاله السبكي مردود رده جماعة من المتأخرين. .الخ (شامی : ٢/٩٢)

پس مذکور فی السوال تھیوری پر اثباتا ونفیا عمل کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں، کہ اس میں عملاً نصوص کی تردید، جمہور علمائے کے رائی کی مخالفت اور ایک قطعی چیز کو چھوڑ کر ظنی چیز کو حاصل کرنا لازم آتا ہے۔

فقط والسلام

مفتی دار العلوم مرکز اسلامی
انکلیشور، بھروچ، گجرات، الہند
۱؍رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

DARUL IFTA
DARUL ULOOM MARKAZ-E-ISLAMI
ANKLESHWAR, DIST. BHARUCH
GUJARAT INDIA